إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ

تحقیق اس مین عبرت ہے صاحبان عقل کے لئے

الحمد للہ کہ یہ رسالہ حقہ موسوم بہ

روئداد مباحثہ منٹگمری

یعنی اُس تازہ مباحثہ کی روداد

جو بروز یکشنبہ ۳۔ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۴۹ھ ۲۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء کو بمقام منٹگمری (پنجاب) ہوا جس مین شیعون کے قبلۂ خانہ ساز اور مایۂ ناز مولوی مرزا احمد علی صاحب حضرت مولٰنا مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم دامت برکاتہم کے مقابلہ مین نہین بلکہ قرآن عظیم کے مقابلہ مین ایسے مبہوت ہوئے کہ باید و شاید۔ انشاء اللہ تعالے

اس روئداد سے حسب ذیل اُمور واضح ہو جائینگے

(۱) مذہب شیعہ کی بنیاد قرآن کریم کی مخالفت پر ہے آیات قرآنیہ کے سامنے شیعہ مولویون کی عاجزی و سراسیگی قابل دید ہوتی ہی (۲) حضرات شیخین کا مرتبہ دین الٰہی مین اتنا بڑا ہے کہ ان کو مومن کامل بلکہ خلیفہ راشد نہ ماننے بغیر آیات قرآنیہ کی تصدیق ممکن نہین۔ (۳) علمائے شیعہ کے پاس سوا بے بنیاد روایات اور خیانت نقل اور دروغگوئی اور دشنام دہی اور بدتہذیبی کے کچھ نہین ہی انکے مذہب نے ان کو یہی اخلاق حسنہ تعلیم کیے ہین۔

باہتمام کارپردازان صحیفۂ النجم

مطبع عمدۃ المطابع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد بندۂ مسکین محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ (صدر مدرس مدرسہ اہلسنت والجماعت منٹگمری)
برادران دینی کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس روئداد کو عبرت کی نظر سے دیکھیں اور ذرا سوچیں کہ شیعون کا ایسا بے بنیاد مذہب پنجاب میں کیون ترقی کر رہا ہے اور اس مذہب کے لوگون مین اسقدر جرأت کیون پیدا ہو گئی ہے۔ سارے انڈیا مین لکھنؤ رفض کا مرکز ہے وہان انکی سلطنت بھی تھی اور ان کے بڑے بڑے مجتہدین وہین ہوئے اور اب بھی ہین لیکن وہان ان کو اتنی ہمت نہین جتنی کہ پنجاب مین ہے۔ اس کا سبب سوا آپ کی غفلت اور بے حسی کے اور کچھ نہین ہو سکتا۔ چور کتنا ہی دلیر ہو مگر جب تک گھر والے جاگتے ہوں ہرگز گھر مین قدم رکھنے کی ہمت نہین کر سکتا۔

مولوی مرزا احمد علی صاحب باوجود مباحثہ پھکوال مین حضرت مولٰنا صاحب مدیر النجم دامت برکاتہم کے دلائل قاہرہ کا مشاہدہ کر چکنے کے اور باوجود دیگر یاران من حضرت ممدوح کے مقابلہ مین شکست فاش اٹھا چکنے کے پھر حضرت ممدوح کے مقابلہ مین آنے کی ہمت کرتے ممکن نہ تھا۔ یہ مانا کہ وہ حیا و غیرت مین بہت نمایان مرتبہ رکھتے ہین اور یہ بھی مانا کہ شیعون نے انکو بیحد مجبور کیا مگر بااین ہمہ اگر وہ آپ کی غفلت و بے حسی کا تجربہ نہ کر چکے ہوتے تو ہرگز ہرگز سامنے آنے کی جسارت نہ کرتے۔

بہرحال جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ اس مباحثہ نے سرزمین منٹگمری مین وہ کام کیا جو ہمیشہ کیلئے ایک بہترین یادگار رہے۔ مذہب شیعہ کی حقیقت پورے طور پر کھل گئی اور اگر آپ آئندہ

مستعد رہین تو اس مباحثہ سے آپ کو بہت کچھ فائدے پہونچ سکتے ہین۔کم ازکم منٹگمری مین تو مذہب شیعہ کی تبلیغ کا دروازہ ہمیشہ کے لیئے بند ہو جائے گا اور اب آیندہ کسی شیعہ مولوی کی اگرچہ وہ مولوی مرزا احمد علی صاحب سے بھی زیادہ حیادار ہو کسی واقف کار عالم اہل سنت کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوگی۔

خداوند کریم کا شکریہ ادا کیجئے اور اس انعام الٰہی کی قدر و منزلت کو پہچانئے۔یہ رودٔاد جو اس وقت آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہے اسکو دیکھکر جو مضامین آپ نے جلسہ مباحثہ مین سُنے تھے انکی یاد تازہ کیجئے۔اور جو بھائی ہمارے جلسہ مین موجود نہ تھے وہ اس رودٔاد کو دیکھکر انشاءاللہ تعالیٰ حاضرین کی برابر فائدہ اُٹھا سکتے ہین۔

شیعہ صاحبان

بھی اس رودٔاد کو بغور ملاحظہ کرین اور اپنے مذہب کی حالت سے اچھی طرح واقف ہو کر انصاف سے کام لین۔جو دلائل قرآنی پیش کیئے گئے اور ان کے جواب سے اپنے مناظر کی عاجزی اُنھون نے خود دیکھی شاید یہ خیال ہو کہ اُن کا مناظر اپنی کم علمی کی وجہ سے جواب نہ دے سکا جیسا کہ جلسۂ مباحثہ مین بعض شیعون کو ایسا کہتے ہوئے سُنا گیا تو اب وہ اپنے بڑے سے بڑے مجتہدین کے پاس اس رودٔاد کو بھیجکر جواب کا مطالبہ کرین اگر اُن کے مجتہدین بھی کوئی جواب نہ دے سکین اور یقیناً نہ دے سکین گے تو پھر اُن کو یقین کر لینا چاہیئے کہ مذہب شیعہ کی بنیاد قرآن کریم کی مخالفت پر ہے اسکے بعد اگر اُن کے دلون مین قرآن شریف کی ذرہ برابر بھی عظمت ہے تو ضرور وہ اس مذہب سے تائب ہونگے۔

دیکھنا ہے کہ منٹگمری کے شیعہ اس مباحثہ کے بعد کیا روش اختیار کرتے ہین اگر ان مین کچھ بھی سچائی اور انصاف ہے تو ضرور انشاءاللہ تعالیٰ کسی اچھے نتیجہ پر پہونچین گے ورنہ خدا کی حجت اچھی طرح ان پر قائم ہو چکی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

انعقاد مباحثہ کا سبب

منٹگمری مین شیعون کی تعداد اگرچہ اہل سنت کے مقابلہ مین بہت کم ہے مگر انکو اپنے

مذہب کے ترویج وتبلیغ کی طرف کامل توجہ ہے ان کی ایک انجمن ہے جس کی طرف سے
ان کے مذہبی جلسے برابر ہوتے رہتے ہین ان کے مولوی آتے ہین اور اپنے مذہب کی تبلیغ
کیا کرتے ہین اہل سنت وجماعت بھی بکثرت ان کے جلسون مین شریک ہوا کرتے تھے۔ یون تو
ان کے مولویون کی کوئی تقریر مذہبی حملون سے اور سب وشتم سے خالی نہوتی تھی مگر سال
گزشتہ مین انھون نے کھلم کھلا مذہب اہل سنت پر حملے کیے اور نہایت دل آزار طریقہ سے
بزرگان دین کو مورد اعتراض بنایا جس سے عوام مین بہت بے چینی اور تشویش پیدا ہوئی اور
بعض لوگون کو کچھ شکوک وشبہات بھی لاحق ہوے لہذا انجمن اہل سنت وجماعت جسکو قائم
ہوئے دوسرا سال ہے اسکے سالانہ جلسے کے موقع پر جو تواریخ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶۔ اکتوبر ۳۰ ۱۹ ء
ہونے والا تھا عالی جناب حضرت علامہ مولٰنا محمد عبد الشکور صاحب لکھنوی کو تکلیف تشریف
آوری دی گئی اور اشتہار مین آپ کے لیئے مضامین عقائد شیعہ اور اسلام۔ خلافت شیخین
ظاہر کیئے گئے حضرت ممدوح کا نام نامی سنتے ہی شیعہ پارٹی مین کھلبلی مچ گئی کہ،، ہائے
ہماری تبلیغ یعنی فریب دہی کا دروازہ اب بند ہو جائے گا،، اور فوراً ایک خط آغا برکت علی
صاحب وکیل سکریٹری انجمن شیعہ کا آیا کہ آپ کے اشتہار مین مذکورہ بالا مین مضامین دیکھکر
شیعون کو تکلیف ہوئی لہذا یا تو اپنا پروگرام تبدیل کر دیجیے ورنہ ہم مناظرہ کے لئے مولوی
احمد علی صاحب کو بلاتے ہین۔

اس اشتعال انگیز تحریر کا نہایت نرم جواب ہماری طرف سے یہ بھیجا گیا کہ ہم مناظرہ کے
خواہشمند نہین ہین پارسال چونکہ آپ کے جلسون مین ہمارے مذہب پر اعتراضات کئے گئے
تھے اور ان سے عوام کو کچھ شکوک پیدا ہوگئے تھے اس ضرورت سے یہ مضامین ہم نے رکھے ہین،،
اس نرم جواب سے شیعون کی ہمت اور بڑھ گئی اور وہ یہ سمجھے کہ اہل سنت مناظرہ سے
پیچھے ہٹنا چاہتے ہین۔

اب ادھر کا حال سنیے حضرت مولٰنا صاحب لکھنوی کا نام مبارک ہم نے اشتہار
مین ضرور شائع کر دیا تھا اور آنجناب کی ایک تحریر سے ہم کو امید بھی ہوگئی تھی مگر آخر مین جو دالانامہ
آپ کا آیا اس مین آپ نے لکھا تھا کہ مین نہین آسکتا اسپر ہم نے ایک تار حضرت ممدوح

کی خدمت مین روانہ کیا بالآخر آپ نے ہماری التجا قبول فرمائی اور اپنی تمام ضروریات کو ترک فرماکر تشریف لانے کا تار دیا مگر جلسہ کے پہلے دن آپ تشریف نہین لائے دوسرے دن یعنی ۲۵- اکتوبر کو گیارہ بجے دن کی گاڑی سے رونق افروز منٹگمری ہوئے شیعون کی وہ تحریر اور اپنا جواب جو آپ کی غیبت مین ہوا تھا آپ کے سامنے پیش کردیا گیا آپ کو سخت تعجب ہوا کہ اللہ اکبر یہان شیعون مین اس قدر جرأت ہے۔

اسکے بعد شیعون کی ایک اور تحریر آئی کہ ہم مناظرہ کے لیئے تیار ہین خلافت شیخین اور ایمان شیخین پر بحث ہوگی۔ وقت اور مقام کا تصفیہ کیجئے۔

ہماری طرف سے جواب گیا کہ بہت اچھا آپ کے پیش کردہ دونون مسائے ہم کو منظور ہین اب ہم بھی دو مسائے پیش کرتے ہین ان کو آپ منظور کیجئے اوّل یہ کہ کیا شیعون کا ایمان قرآن شریف پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وختم نبوت پر ہے یا ہو سکتا ہے دوم یہ کہ کیا ازروے مذہب شیعہ حضرت علی اور دوسرے ائمہ کا کوئی مذہب متعین ہو سکتا ہے کہ وہ مسلمان تھے یا کیا۔ وقت اور مقام کے متعلق لکھدیا گیا کہ آج ہی دو بجے ٹھیک اپنے مناظر کو لیکر جلسہ گاہ مین آجایئے اور منظوری کی اطلاع ہم کو دیجئے۔

یہ واقعہ ۲۶ اکتوبر یعنی انجمن کے اجلاس کے آخری دن کا ہے باوجودیکہ حضرت مولانا صاحب شیعون کی کوئی کتاب اپنے ہمراہ نہ لائے تھے کیونکہ آپ کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ کوئی مناظرہ اس سفر مین پیش آئے گا لیکن آپ بحث کے لیئے مستعد ہوگئے اور دو بجنے سے پہلے ہی جلسہ گاہ مین پہونچکر شیعون کے جواب کا انتظار فرمانے لگے مگر ڈھائی بج گئے اور شیعون کی طرف سے

لہ النجم کے ذریعہ سے یہ مسالہ روز روشن کی طرح واضح ہوچکا ہے کہ شیعون کا ایمان قرآن پر نہین ہے نہ ہو سکتا ہے اور ایسے دلائل قاہرہ اسپر پیش کیئے گئے ہین کہ تمام مجتہدین شیعہ جواب دینے سے عاجز رہے پچیس تیس سال سے یہ مسالہ تمام ہندوستان مین گونج رہا ہے امروہہ مین شیعون کے قبلہ مولوی سبط حسن صاحب شمس العلماء سے اسپر مناظرہ بھی ہوا مگر کسی طرح شیعون کا ایمان قرآن پر نہ ثابت ہو سکا اسی مسالہ کا منھ چڑھانے کے لیئے چند روز سے شیعون نے یہ مسالہ نکالا ہے کہ اہل سنت تینون خلیفہ کا مومن ہونا ثابت کرین لیکن اس مین بھی انکو پے درپے ایسی شکست ہوئی کہ اگر ذرہ برابر حیا ہوتی تو پھر اس کا نام نہ لیتے ۱۲

کوئی جواب نہ آیا۔

خدا کی قدرت کہ اتفاقا جناب مولوی محمد چراغ صاحب جو پنجاب ہی کے رہنے والے ہین۔ تشریف لے آئے جن کے ساتھ کچھ کتب شیعہ بھی تھین اگرچہ جس قدر کتب جناب مولانا صاحب کو مطلوب تھین وہ سب نہ تھین مگر کام نکالنے کے لیئے کافی تھین۔

ڈھائی بجنے کے بعد شیعون کے جواب سے مایوس ہوکر جلسہ کی کارروائی شروع کردی گئی تلاوت قرآن مجید کی گئی اور وعظ شروع کیا گیا کہ اتنے مین یکایک ستگمری کے شیعہ اپنے قبلہ مولوی مرزا احمد علی صاحب کو لیئے ہوے پہونچ گئے اور پہونچتے ہی شور وغل برپا کردیا نہایت متکبرانہ اور متحکمانہ لہجہ مین مولوی احمد علی صاحب نے کہنا شروع کردیا کہ وعظ بند کرو وعظ بند کردو مین آگیا اور بازاری الفاظ مین بلند آواز سے کچھ ایسی لاف وگزاف کی باتین شروع کردین کہ تمام جلسہ درہم وبرہم ہوگیا ہرچند ان سے کہا گیا کہ جلسہ ہمارا ہے جو کچھ آپ کو کہنا ہے آہستگی کے ساتھ صدر جلسہ سے کہیئے مگر ایک نہ سنی اور وہ حرکات شروع کین جنسے صاف نظر آتا تھا کہ یہ لوگ محض اسلیئے آئے ہین کہ جلسہ مین فساد برپا کردین جلسہ بھی منتشر ہوجائے اور مناظرہ سے بھی جان بچ جائے آغا برکت علی صاحب وکیل اور دوسرے قانون پیشہ شیعہ بھی موجود تھے مگر سب ایک ہی رنگ مین رنگین تھے۔ اور سب اسی خوش تدبیری سے مناظرہ کو گاؤ خورد کرنا چاہتے تھے۔

اس موقع پر اہل سنت کے منتظمان جلسہ کی کوشش قابل تحسین تھی کہ اُنھون نے جلسہ کو قابو مین رکھا اور اہل سنت کو مؤثر الفاظ مین یہ فہمایش کی کہ یہ لوگ تمھارے جلسہ مین آئے ہین تمھارے مہمان ہین تمکو نہایت تحمل سے کام لینا چاہیئے اور اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔

خدا خدا کر کے جلسہ مین سکون پیدا ہوا اور شیعون نے دیکھ لیا کہ ان کی کوشش فساد برپا کرنے کی ناکام رہی اب مناظرہ کی بات چیت شروع ہوئی شیعون سے پوچھا گیا کہ آپ لوگون نے خط کا جواب کیون نہ دیا اور بغیر اطلاع کے کیون آگئے اور آئے بھی تو مقررہ وقت کے بعد ان باتون کا جواب وہ کیا دے سکتے تھے ان کی تو نیت ہی کچھ اور تھی۔

المختصر۔ ان سب امور سے چشم پوشی کر کے ان سے کہا گیا کہ اچھا بعد از وقت سہی اور بغیر اطلاع دیئے سہی آپ تشریف تو لے آئے اب وقت ضائع نہ کیجیے اور مناظرہ شروع کر دیجیے۔

اسکے جواب مین شیعون کی طرف سے یہ اصرار ہوا کہ کسی ہندو کو مناظرہ کا ثالث بنایا جائے چنانچہ کئی نام تجویز کیے گئے جن مین سے باتفاق فریقین جناب منشی فتح چند صاحب پلیڈر منظور کیے گئے مگر فوراً ہی شیعہ صاحبان نے کہنا شروع کیا کہ یہ صاحب اسوقت منٹگمری مین موجود نہین ہین لیکن بعض اہلسنت انکو اپنی آنکھ سے دیکھ آئے تھے اُنھون نے کہا کہ ہم خود دیکھ آئے ہین وہ منٹگمری مین اس وقت موجود ہین غرضکہ بہزار مشکل شیعون نے انکے نام تحریر لکھی اور وہ تشریف لائے۔

شیعون کو یہ خیال تھا کہ کسی ایسے ہندو کو ثالث بنایا جائے جس سے ان کو اپنی طرفداری کی توقع ہو چنانچہ اُنھون نے پہلے ہی سے پنڈت دولت رام صاحب پلیڈر کو تیار رکھا تھا اور اُن کو بلوا چکے تھے وہ بھی تشریف لے آئے اور شیعون کا اصرار ہوا کہ یہ بھی ثالث بنائے جائین کہا گیا کہ دو ثالث ہرگز نہین ہوسکتے جو ثالث مسلم فریقین ہو چکے ہین وہ کافی ہین۔ مگر پھر بھی تھوڑی دیر تک پنڈت دولت رام صاحب ثالث کی کرسی کے پاس کرسی پر رونق افروز رہے اور حتی الامکان اُنھون نے شیعون کی دوستی کا حق ادا کرنے کی کوشش بھی کی مگر اپنے دوستون کی حالت دگرگون دیکھکر آخر وہ اُٹھ گئے۔

ثالث صاحب کو توجہ دلائی گئی کہ اب جلد مباحثہ شروع کرا دیجیے فضول وقت ضائع ہو رہا ہے چنانچہ اُنھون نے کہا کہ اب مین فریقین سے عرض کرتا ہون کہ اصل کام شروع کرین اور دس دس منٹ کا وقت دونون صاحبون کو دیتا ہون۔

آغاز مباحثہ

مولوی مرزا احمد علی صاحب آج مدت کے بعد شکار میرے ہاتھ آیا ہے اب کہان بچکے جاسکتا ہے اس وقت بحث کے لیے دو مسائل طے ہوئے ہین اول یہ کہ شیخین کا مومن ہونا ثابت کیا جائے اُن کا ایمان ثابت کرنے کے بعد ان کی خلافت ثابت کی جائے ہم ان دونون چیزون کے منکر ہین یعنی نہ ہم ان کو مومن مانتے ہین اور نہ خلیفہ رسول مانتے ہین لہذا ان دونون مسائل مین بار ثبوت فریق ثانی پر ہے انھین کو مدعی بننا پڑے گا مگر ہم اتنی مہربانی

کر سکتے ہین کہ پہلے وہ مدعی بنکر شیخین کا ایمان ثابت کرلین تو اسکے بعد خلافت کے مسائے مین ہم مدعی ہوجائین گے ۔ (اثنائے تقریر مین ہاتھ سے اور مُنھ سے بازاری اشارات بھی کرتے جاتے تھے جو قابل دید تھے)۔

جناب مولٰنا صاحب الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم وعلٰے الہ وصحبہ اولی القدر العظیم اما بعد جس قدر خلاف تہذیب الفاظ آپ نے بولے ہین ان کا جواب تو مین کچھ نہ دونگا کیونکہ بدتہذیبی وہی کرتا ہے جس کا ہاتھ دلائل وبراہین سے خالی ہوتا ہے آپ نے جو مجھے اپنا شکار کہا اس کا جواب[1] تو کلوخ انداز راپاداش سنگ است کے طور پر موجود ہے مگر مین درگزر کرتا ہون۔

آپ نے جن دو مسائون کا ذکر کیا ہے وہ آپ ہی کے پیش کیئے ہوئے ہین جنکو ہم نے بڑی فیاضی سے منظور کیا مگر ہمارے پیش کیئے ہوئے مسائون کو منظور کرنیکی ہمت آپ نے نہ کی ورنہ سب کو معلوم ہوجاتا کہ شیعون کا ایمان قرآن شریف پر اور آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نبوت پر نہین ہے نہ ہوسکتا ہے نیز یہ بھی واضح ہوجاتا کہ از روی مذہب شیعہ حضرت علی اور دوسرے ائمہ کا کوئی مذہب ہی متعین نہین ہوسکتا نہ ان کو مسلمان کہا جاسکتا ہے نہ یہودی نہ عیسائی نہ کچھ اور۔ لیکن یہ دوسری فیاضی ہماری طرف سے ہوئی کہ ہمنے اپنے مجوزہ مسائل پر اصرار نہ کیا اور آپ کی بیجا ضد کو قبول کرکے آپ ہی کے مجوزہ مسائل پر بحث منظور کرلی۔

آپ اپنی مہربانی سے ہمکو معاف کرین ہم مدعی بننے سے نہین ڈرتے مدعی بننے سے وہ لوگ ڈرا کرتے ہین جنکے پاس دلائل نہین ہوتے۔

مولوی مرزا احمد علی صاحب۔ بہت اچھا آپ پہلے شیخین کا ایمان ثابت کرین اسکے بعد دیکھا جائے گا (کچھ دیر تک اسپر گفتگو رہی کہ پہلے ایمان پر بحث ہوگی یا خلافت پر ثالث صاحب کو شیعون کی تحریر دکھلائی گئی جس مین نمبر اول پر ایک کا ہندسہ لگا کر اُنھون نے خلافت

---

[1] وہ جواب یہ تھا کہ ہم تم جیسون کو اپنا شکار بھی نہین سمجھتے البتہ تمھارے امام غائب اگر غار سے برآمد ہون اور میدان مین ہمارے سامنے آجائین تو ان کو ہم اپنا شکار سمجھین گے مگر مولٰنا صاحب نے حلم اور متانت سے کام لیا اور اس کا اثر جلسہ پر بہت عمدہ ہوا فالحمد للّٰہ ۱۲

کے مسائل کو لکھا تھا لیکن شیعہ اسی پر اصرار کرتے رہے کہ پہلے ایمان ثابت ہونا چاہیے اسی مین دس منٹ گزر گئے۔

جناب مولانا صاحب۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و صحبہ اولی القدر العظیم اما بعد اس فضول اصرار سے کیا نتیجہ کہ کس مسائلہ پر بحث پہلے ہو اور کس پر پیچھے لیجیے مین دونون مسائلون پر ایک ساتھ بحث شروع کیے دیتا ہون اور ایسی دلیل پیش کرتا ہون کہ اس سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا مومن کامل ہونا بھی ثابت ہوتا ہے اور خلیفہ برحق ہونا بھی۔ اور دلیل بھی وہ پیش کرتا ہون جس پر بارہا علمائے شیعہ کو غور و خوض کرنیکا موقع مل چکا ہی سنیے حق تعالیٰ نے سورۂ نور اٹھاروین پارہ مین فرمایا ہی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ط لفظی ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگون سے جو ایمان لائے اور اُنھون نے اچھے کام کیے کہ ضرور ضرور اُن کو خلیفہ بنائے گا زمین مین اور ضرور ضرور بدلے مین دے گا ان کو بعد خوف کے امن اور ضرور ضرور مضبوط کر دے گا اُن کے لیئے اُن کا دین جو اللہ نے اُن کے لیئے پسند کیا وہ لوگ میری عبادت کرین گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرین گے اور جو شخص اس کے بعد ناشکری کرے تو وہ اعلیٰ درجہ کا فاسق ہے۔

ہمارا استدلال اس آیت سے دو باتون پر مبنی ہے اول یہ کہ اس آیت مین جو تین نعمتونکا وعدہ خدا نے کیا ہے یعنی استخلاف فی الارض تبدیل خوف تمکین دین یہ وعدہ ان مومنین صالحین سے مخصوص ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے دلیل اسکی لفظ منکم ہے جو حاضر کی ضمیر ہے اور ظاہر ہے کہ از روئے لغت حاضر کی ضمیر حاضر ہی کے لیے مخصوص ہوتی ہے اصول فقہ مین بھی یہ بات طے ہو چکی ہے کہ حاضر کا صیغہ حاضر ہی کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ ہان آیات احکام مین حاضر کے ساتھ غائب بھی بوجہ دلیل خارجی کے شامل

کر لیئے جاتے ہین۔ دوسرے یہ کہ اگر اُس زمانے کے مسلمانون کی تخصیص نہو تو لفظ منکم محض بیکار ہے۔ الذین امنوا وعملوا الصالحات کافی تھا۔ دوم یہ کہ اُس وقت کے موجودہ کلمہ گویان اسلام مین سے صرف چار شخصون کو خلافت ملی حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی مگر حضرت علی کے متعلق سُنی شیعہ دونون کا اتفاق ہے کہ اُن کو یہ تینون نعمتین نہین ملین شیعہ کہتے ہین کہ ان کو تمکین دین نہین ملی وہ اپنے زمانہ خلافت مین بھی اپنا اصلی دین ظاہر کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور تبدیل خوف کی نعمت سے بھی وہ محروم تھے صرف خلافت ملی تھی وہ بھی برائے نام جیساکہ مین اپنی آیندہ تقریر مین کتب شیعہ کی عبارتین پیش کرون گا لہٰذا حضرت علی کسی طرح اس آیت کے موعودلہ نہین ہو سکتے۔ اب رہے وہ تینون خلیفہ ان کو خلافت کا ملنا بھی ظاہر ہے اور تبدیل خوف کی نعمت بھی ان کو حاصل ہوئی تمام ملک عرب ایران روم شام سب انکے قبضہ مین تھا اور جو دین انکا تھا اسکو تمکین بھی حاصل تھی لہٰذا ثابت ہوگیا کہ وہ تینون مومن صالح تھے اور ان کی خلافت اس آیت کی موعودہ خلافت تھی۔ اور اگر ان کو مومن نہ مانا جائے یا ان کی خلافت کو اس آیت کی موعودہ خلافت نہ تسلیم کیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ معاذ اللہ آیت کا وعدہ پورا نہوا اور کلام الٰہی غلط ہوگیا یعنی اُس وقت کے مومنین صالحین مین سے کسی کو آیت کی موعودہ تینون نعمتین نہ ملین۔

مولوی مرزا احمد علی صاحب (پہلے تو آپ نے بڑا اصرار اسپر کیا کہ حاضرین جلسہ پنجابی ہین لہٰذا مین پنجابی زبان مین تقریر کرون گا مقصود یہ تھا کہ حضرت مولٰنا پوری طور پر نہ سمجھ سکین اور جب سمجھین گے نہین تو جواب کیا دینگے مگر یہ اصرار کامیاب نہوا اور ثالث صاحب نے مجبور کیا کہ اُردو مین تقریر کرنا ہوگی لہٰذا بادل ناخواستہ حسب ذیل ارشاد فرمانے لگے) واہ واہ کیا پُرانی کھوسٹ دلیل آپ نے پیش کی ہے اس آیت مین تو وعدہ مومنین صالحین سے اور ہم ثلاثہ کو مومن نہین مانتے پہلے ان کا ایمان تو ثابت کیجئے اسکے بعد اس آیت سے انکی خلافت پر دلیل لایئے گا ہم تو ثلاثہ کو منافق جانتے ہین دیکھیئے یہ آپ کی بڑی معتبر کتاب میزان الاعتدال ہے اس مین صاف لکھا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ باللہ انا من المنافقین

یعنی اللہ کی قسم اے حذیفہ مین منافقین مین سے ہون پس ہم کہتے ہین اے مہاراج حضرت عمر ہم آپ کو آپ کے اقرار کے مطابق منافق کہتے ہین۔ کیون صاحبو! اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ مجرم خود جرم کا اقبال کر رہا ہے۔

یہ بھی آپ نے خوب فرمایا کہ اس آیت کا وعدہ اس وقت کے مومنین صالحین سے مخصوص ہے اور حاضر کا صیغہ حاضر کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ لے سبحان اللہ پھر تو نہ مابعد والون کے لیئے نماز ہے نہ روزہ تمام احکام شرعی حاضرین وقت نزول کے ساتھ مخصوص ہوگئے کیا عمدہ استدلال آپ کا ہے دیکھئے مین آپ سے قرآن چھوڑوا دون گا۔

جناب مولانا صاحب الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونصلے علے رسولہ الکریم وعلے الہ وصحبہ اولی القدر العظیم **اما بعد** آپ کی تہذیب تو واقعی لائق تعریف ہے جب انسان دلائل وبراہین سے عاجز ہوتا ہے تو اس کی زبان بڑھ جاتی ہے۔ آپ نے ہماری دلیل کو پرانی اور کھوسٹ کہا ہمارا تو مذہب ہی پرانا ہے لہذا ہمارے دلائل بھی پرانے اور خدا نہ کرے کہ ہم کوئی خود ساختہ نئی دلیل پیش کرین۔ حضرت فاروق اعظم کو آپ نے مہاراج وغیرہ توہینی الفاظ سے یاد کیا ان باتون سے جو آپ کا منشا ہے وہ سب کو معلوم ہوچکا ہے اور انشاء اللہ تعالے پورا نہ ہوگا۔

آپ نے ہماری دلیل کے کسی جز کا جواب نہ دیا مین نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ آیات احکام مین دلیل خارجی کی وجہ سے حاضرین کے ساتھ غائبین بھی شامل کرلیے گئے ہین یہان کونسی دلیل ہے جو اس آیت کے موعودلہم مین حاضرین کے ساتھ غائبین بھی شامل کیے جائین ذرا وہ دلیل بیان تو کیجیے۔ افسوس آپ کو اپنے کتابون کی بھی خبر نہین آپ کی معتبر کتاب معالم الاصول مین صاف

لہ اس بیہودہ لفظ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شان مین گستاخانہ الفاظ منافق وغیرہ کے استعمال کرنے پر مسلمانون مین سخت اشتعال پیدا ہوا مگر ان کو روکا گیا کہ اسوقت سب کچھ برداشت کرو ورنہ بنا بنایا کام بگڑ جائے گا ۱۲ ۲ معالم الاصول کی اصل عبارت اُس وقت نہین پڑھی گئی تھی وہ یہ ہے وما وضع لخطاب المشافہۃ نحو یا ایھا الناس ویا ایھا الذین امنوا لا یعم بصیغتہ من تاخر عن زمن الخطاب وانما یثبت حکمہ لھم بدلیل اخر انتھی ۱۲

تصریح موجود ہے کہ حاضر کا صیغہ غائبین کو شامل نہیں ہوتا الا بدلیل خارجی اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ وعدہ اُس وقت کے مومنین صالحین سے مخصوص ہے تو وعدہ کے پُورے ہونے کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس وقت کے مومنین صالحین میں سے کسی کو یہ تینوں نعمتیں ملیں مگر آپکے مذہب کی بنا پر اسوقت کے مومنین صالحین میں سے کسی کو یہ تینوں نعمتیں نہیں ملیں تینوں خلیفہ کو آپ لوگوں نے یہ کہکر اس آیت سے خارج کیا کہ وہ مومن نہ تھے اور حضرت علی اس آیت کے مصداق یوں نہیں ہو سکتے کہ انکو تینوں نعمتیں نہیں ملیں بقول شیعہ وہ اس قدر خوف میں مبتلا رہے کہ اپنے زمانہ خلافت میں بھی اپنا اصلی دین ظاہر نہ کر سکے، لہٰذا اب آپ ہی بتائیے کہ اس آیت کا وعدہ غلط ہو گیا یا نہیں۔ آیت قرآنی کا غلط ہو جانا وعدہ قرآنی کا پُورا نہ ہونا آپ کے نزدیک شاید بُری بات نہ ہو مگر ہمارے نزدیک تو یہ اتنی بڑی قباحت ہے کہ جس مذہب کے ماننے سے یہ قباحت لازم آئے وہ مذہب ہر گز دین اسلام کی شاخ نہیں ہو سکتا۔

میں نے وعدہ کیا تھا کہ کتب شیعہ سے دکھاؤں گا کہ حضرت علی کو نہ تمکین دین حاصل تھی نہ تبدیل خوف اور خلافت بھی ملی تھی تو برائے نام اس کا ثبوت لیجئے آپ کی سب سے بڑی معتبر کتاب کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۹ میں خود علی مرتضیٰ کی زبان سے منقول ہے۔

قد عملت الولاۃ قبلی اعمالا خالفوا فیہا رسول اللہ متعمدین لخلافہ مغیرین لسنتہ ولو حملت الناس علی ترکہا وحولتہا الی مواضعہا والی ما کانت فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لتفرق عنی جندی	مجھسے پہلے حکام نے کچھ کام ایسے کیے ہیں جن میں رسول اللہ کی مخالفت کی ہو عمداً اُن کے خلاف کیا ہے ان کی سنت کو بدلا ہے اور اگر میں لوگوں کو ان باتوں کے چھوڑنے پر آمادہ کردوں اور چیزوں کو ان کی اصلی حالت میں لیجاؤں جس حالت میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے عہد میں تھیں تو میرا لشکر مجھ سے جدا ہو جائے گا۔

اسکے بعد کچھ مظالم کا ذکر بھی تفصیل وار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان بیدینی کی باتوں کو میں اگر رد کروں تو میرا لشکر مجھے جُدا ہو جائے یعنی خلافت جاتی رہے۔

آپ کے شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستری احقاق الحق میں اس اعتراض کے جواب میں کہ اگر متعہ حلال تھا اور حضرت عمر نے اسکو اپنی رائے سے حرام کر دیا تھا تو حضرت

علی نے اپنے زمانہ خلافت مین اس کی حلت کا اعلان کیون نہ کیا فرماتے ہین کہ والحاصل ان امر الخلافۃ ما وصل الیہ الا بالاسم دون المعنی یعنی خلافت جناب امیر کو برائے نام ملی تھی نہ در حقیقت۔

باقی رہی میزان الاعتدال کی عبارت اُسکا جواب انشاءاللہ آیندہ تقریر مین دون گا کیونکہ اب وقت ختم ہو چکا۔

مولوی مرزا احمد علی صاحب آپ نے کتب شیعہ کی عبارتون کے پڑھنے کی ناحق تکلیف اُٹھائی آپ خود بھی تو حضرت علی کی خلافت کو اس آیت سے خارج کہتے ہین میرے پاس آپ کے انجم کے پرچے موجود ہین وہ اس بات کے گواہ ہین کہ آپ حضرت علی کو اس آیت کا مصداق نہین مانتے۔ کیون صاحبو! زبان سے تو اہل سنت یہ دعویٰ کرتے ہین کہ ہم حضرت علی کو بھی خلیفہ برحق مانتے ہین پھر یہ کیا بات ہے کہ مولوی عبدالشکور صاحب انکو اس آیت کے مصداق سے خارج کر رہے ہین۔

یہ خوب آپ نے کہا کہ ان تینون کو خلافت مل گئی لہذا وہ مومن تھے۔ خلافت آپ بادشاہت کو سمجھ رہے ہین ایسی خلافت تو سلطان روم کو بھی حاصل ہے ایسی خلافت تو ابن سعود کو بھی حاصل ہے۔ بادشاہت کے مل جانے سے مومن ہونا کہان سے ثابت ہوا۔

حضرت ابوبکر کو ووٹ کے ذریعہ سے آپ لوگون نے خلیفہ بنایا اگر نبی ووٹ سے بن سکتا ہے تو نبی کا خلیفہ بھی ووٹ سے ہو سکتا ہے ورنہ نہین۔ خلافت بادشاہت کا نام نہین ہے بلکہ نیابت رسول کو خلافت کہتے ہین۔ خلیفہ تو رسول کا اور بناوین آپ چہ خوش۔

اور آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ تینون خلیفہ کو امن حاصل تھا غلط بالکل غلط امن کہان تھا حضرت عمر مارے گئے حضرت عثمان مارے گئے اگر امن ہوتا تو مارے کیون جاتے لہذا ان دونون کو تو امن نہ تھا اب رہے حضرت ابوبکر ان کو بھی ہزارہا جھگڑے درپیش رہے کہین منکرین زکوٰۃ سے ان کو لڑنا پڑا کہین کسی سے لہذا امن ان کو بھی حاصل نہ تھا۔

جناب مولانا صاحب الحمد للہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اولی القدر العظیم اما بعد واقعی آپ کا کام قرآن کو چھوڑ دینا ہے جیسا کہ آپ

اپنی گزشتہ تقریر مین کہہ چکے ہین مگر میرا کام قرآن کی طرف بُلانا ہے۔

آپ نے میری کسی بات کا جواب نہ دیا۔ نہ یہ ثابت کیا کہ حاضر کا صیغہ بغیر کسی دلیل خارجی کے غائبین کو بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اور نہ یہ بتلایا کہ تینون خلیفہ کے ایمان و خلافت کا انکار کرنے کے بعد اس آیت کے صادق ہونے کی کیا صورت ہے۔ مین بڑے زور سے اس بات کو کہتا ہون کہ تمام دنیا کے شیعہ ملکر یہ نہین بتا سکتے کہ تینون خلیفہ کے انکار کے بعد اس آیت کے صادق ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے۔ بس اب دو راستے ہین یا تو ان تینون خلیفہ کو مؤمن کامل اور خلیفۂ برحق مانو یا صاف کہدو کہ قرآن کا یہ وعدہ پورا نہوا ہم قرآن کو نہین مانتے۔

مین نے یہ ہرگز نہین کہا کہ خلافت مل گئی لہذا وہ مؤمن تھے مین نے تو یہ کہا ہے کہ اس آیت مین اس وقت کے مومنین صالحین کو تین نعمتون کے دینے کا وعدہ ہے اور اس وقت کے کلمہ گویان اسلام مین صرف انھین تین خلفا کو یہ تینون نعمتین ملین ان کے سوا اس وقت کے لوگون مین سے کسی کو نہین ملین لہذا ثابت ہوا کہ وہ مؤمن صالح تھے اور ان کو یہ نعمتین اس آیت کے وعدہ کے مطابق ملین۔

ہان خلافت بادشاہت کا نام ہے مگر نہ مطلق بادشاہت بلکہ وہ بادشاہت جو بہ نیابت نبی دین قائم کرنے کے لیئے ہو۔ ابن سعود اور سلطان روم کی مثال بے محل ہے ان کو خدا کے کسی وعدے کے مطابق بادشاہت نہین ملی۔

یہ مذہب آپ ہی لوگون کا ہے کہ امام مثل رسول کے ہوتا ہے لہذا جس طرح نبی کا تقرر خدا کی طرف سے ہوتا ہے اسی طرح آپ امام کا تقرر بھی مانتے ہین ہم اس عقیدہ کو ختم نبوت کے خلاف سمجھتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو آپ کا مثل نہین قرار دیتے بلکہ جسطرح امام نماز کو مقتدی لوگ منتخب کیا کرتے ہین اسی طرح خلیفہ کا انتخاب بھی اُمت کے ذمہ ہے امام نماز کے متعلق بھی آپ کو یہی تقریر کرنا چاہیئے کہ نماز خدا کی اور امام مقرر کرین بندے چہ خوش۔

نیابت نبی کا لفظ تو آپ نے کہدیا مگر اسکی توضیح نہ کی۔ سنیئے نبی کی نیابت کا یہ مطلب نہین ہے کہ جتنے کام نبی کے تھے سب اُس نائب کو کرنا ہونگے نبی کے دو کام ہین۔ اول بارگاہ الٰہی سے احکام کو لینا دوم بندون تک ان احکام کو پہونچانا۔ پہلی چیز مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب نہین ہو سکتا۔ ب

ختم ہو چلی آپ کے نائب کا صرف یہ کام ہے کہ آپ کے دیئے ہوئے احکام پر عمل کرائے نئے احکام اسکو نہین ملتے وحی اسپر نہین اُترتی اور معصوم ہونے کی ضرورت صرف اسی کام مین ہے۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان کی شہادت سے آپکا یہ ثابت کرنا کہ انکو امن نہ تھا عجیب بات ہے کسریٰ وقیصر کی سلطنت کا جو مالک ہو تمام عرب اور شام ومصر جس کے زیر نگین ہو اسکو امن نہ ہونا ایک ہی رہا۔ چورون کی طرح کسی نے چھپکر شہید کر دیا تو اس سے انکے امن مین کیا خلل ہو سکتا ہی یون تو موت بھی آتی ہے تو کیا موت کو بھی آپ خلاف امن کہین گے۔

حضرت ابوبکر کا قتال مرتدین بھی امن کے منافی نہین بادشاہون کو اس قسم کی مہم پیش آیا ہی کرتے ہین یون تو آپ کو کہنا پڑیگا کہ دنیا مین کبھی کسی بادشاہ کو امن حاصل نہین ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔

اب رہی آپکے عبارت جو میزان الاعتدال سے آپنے پڑھی میزان الاعتدال آپ ہمین دیجیے تو ہم اسکا شافی جواب آپ کو دین دیگر میزان الاعتدال کے دینے سے انکار ہوا) سُنیئے منافق ہونا ایسی بُری چیز ہے کہ غیر مسلم بھی اسکو عیب سمجھتے ہین بھلا یہ بات کسی کے عقل مین آسکتی ہی کہ حضرت عمر نے اپنے منافق ہونے کا اقرار کیا ہو بھلا یہ ممکن بھی ہی کہ کوئی منافق اپنے منافق ہونے کا اقرار کرے۔ لہذا اگر یہ روایت صحیح ہی تو مطلب اسکا یہ ہے کہ حضرت عمر حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہین کہ ذرا دیکھو تو مجھ مین کوئی علامت نفاق کے تو نہین ہے انکے سوال سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نفاق سے کس قدر ڈرتے تھے اور اسکو کیسا بُرا سمجھتے تھے۔

اسکے بعد نماز عصر کا وقت آگیا اور ہم لوگ نماز کے لیئے اُٹھ گئے اور ثالث صاحب سے کہا گیا کہ میزان الاعتدال ان سے دلوایئے۔ چنانچہ انھون نے بعد نماز عصر دلوائی۔

مولوی مرزا احمد علی صاحب آپ ہمسے بار بار پوچھتے ہین کہ آیت کا مصداق بتاؤ آیت کے صادق ہونے کی صورت بتاؤ مین کیون بتاؤن میرا کام تو یہ ہی کہ مین آپکے دلائل کو توڑتا چلا جاؤن آیت کے صادق ہونے نہونے سے مجھے کیا تعلق۔ اسکا کچھ جواب آپنے نہ دیا کہ حضرت علی کو اہل سنت تو خلیفہ برحق مانتے ہین پھر آپ کیون انکو اس آیت سے خارج کرتے ہین آپکے پرچے النجم کے موجود ہین مین انکو پیش کر سکتا ہون جن مین صاف صاف آپ نے لکھا ہی کہ حضرت علی کی خلافت اس آیت کی موعودہ خلافت نہ تھی۔

میزان الاعتدال کی عبارت کا کوئی جواب آپ نہ دیسکے بھلا آپ اسکو استفہام کیونکر بنا سکتے ہین۔

کوئی حرف استفہام[1] یہاں موجود نہیں اور پھر قسم کے ساتھ کہیں استفہام ہوتا ہے کہ اللہ کی قسم کیا میں منافقوں سے ہوں ہم حضرت عمر کو ان کے اسی اقرار کے مطابق منافق مانتے لہٰذا وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہو سکتے آیت میں وعدہ مومنین سے ہے نہ کہ منافقین سے۔

نہ حضرت عمر کو تمکین حاصل تھی نہ حضرت عثمان کو وہ دونوں قتل کیے گئے اور حضرت عثمان کی لاش تو گھسیٹی گئی۔

اور ذرا دیکھیے تو آیت میں لفظ ارض کی ہے یعنی زمین میں خلیفہ بنانے کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور زمین کوئی خاص نہیں بیان کی لہٰذا تمام زمین مراد ہے۔ تینوں خلفا آپ کے تمام زمین کے حاکم نہیں ہوئے۔

پھر آپ کہیں گے کہ آیت کا وعدہ پورا ہو گیا جی حضرت قرآن میں ہے کہ لیظهره علی الدین کله یعنی آنحضرت کو خدا نے اسلئے بھیجا تھا کہ تمام ادیان پر دین حق کو غالب کر دیں یہ وعدہ بھی ابھی تک پورا نہیں ہوا کہاں دین حق تمام ادیان پر غالب آیا۔

اور ذرا یہ بھی تو بتائیے کہ ان تینوں خلفا میں سے کبھی کسی نے دعویٰ کیا کہ ہم خلیفہ رسول ہیں۔

جناب مولانا صاحب۔ الحمد للہ ونستعینہ ونصلے علے رسولہ الکریم و علے آلہ وصحبہ اولی القدر العظیم اما بعد حاضرین جلسہ دیکھیں کہ میری کسی بات کا جواب ہمارے مخاطب صاحب نے نہ دیا وہی تو باتیں ہیں ایک یہ کہ آیت کا وعدہ وقت نزول کے مومنین صالحین سے مخصوص ہے۔ دوسرے یہ کہ وقت نزول کے مومنین صالحین میں سے صرف تین خلفا کو آیت کی موعودہ نعمتیں ملیں لہٰذا اگر ان کو مومن صالح مان کر آیت کے وعدہ کا ان پر پورا ہونا مانتے ہو تو ہمارا دعویٰ ثابت کہ وہ تینوں مومن کامل اور خلیفہ برحق تھے اور جو ان تینوں کو مومن نہیں مانتے تو آیت کا وعدہ غلط اور قرآن سے ایمان ساقط۔

ہمارے اس استدلال کے دو ہی جواب ہو سکتے تھے یا تو ہمارے مخاطب صاحب ثابت کر دیتے کہ آیت کا وعدہ وقت نزول کے مومنین سے مخصوص نہیں ہے اور حاضر کا صیغہ حاضر کے لیے مخصوص نہیں ہوتا مگر انھوں نے یہ ثابت نہ کیا اور کیسے ثابت کرتے لغت عرب کو

---

[1] بغیر حرف استفہام کے بھی استفہام ہوتا ہے دیکھو کتب نحو اور قسم حضرت حذیفہ کو دلانا ہے یہ میں خود نہیں کہا ہے ۱۲

بدلتے کہ اصول فقہ کی کتابون کو فنا کرتے اور یا یہ دکھلاتے کہ وقت نزول کے کلمہ گویان اسلام مین سے علاوہ تینون خلیفہ کے اور بھی کسی کو یہ نعمتین ملین مگر انھون نے یہ بھی نہ دکھلایا اور کیسے دکھلاتے تاریخ عالم کو کس طرح بدلتے۔

ہان صاحب۔ میزان الاعتدال اب مجھے ملی ہے دیکھیئے ہمارے مخاطب صاحب نے کیسی دیانت سے کام لیا ہے میزان الاعتدال مین اس روایت کے بعد ہی علی الاتصال لکھا ہے اخاف ان یکون کذبا اسکو ہمارے مخاطب صاحب نے نہین پڑھا جس کے معنی یہ ہین کہ یہ روایت جھوٹی ہے یعنی باللہ انا من المنافقین حضرت عمر کا قول نہین ہے۔ استغفر اللہ مناظرہ مین بھی آپ صاحبان ان کارروائیون سے باز نہین آتے۔

یہ آپ نے خوب کہا کہ آیت کے صادق ہونے نہ ہونے سے مجھے کیا تعلق۔ اجی حضرت آپ کھلم کھلا کہدیجیئے کہ قرآن کو نہین مانتے پھر البتہ آپ سے یہ مطالبہ نہوگا ورنہ جس مطلب کی صورت مین آیت قرآنی غلط ہوتی ہو آپ ہرگز مراد نہ لے سکین گے۔

حضرت علی کو ہم خلیفہ مانتے ہین مگر اس آیت سے ان کی خلافت ثابت نہین ہوتی اگر ضرورت ہو تو دوسری آیات سے ہم ان کی خلافت ثابت کر سکتے ہین۔ النجم کے پرچون کا آپ باربار کیون نام لیتے ہین تمام علماے اہل سنت تصریح کر چکے ہین کہ اس آیت کی موعودہ تینون نعمتین حضرت علی کو نہین ملین امام رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین ولم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ عنہ اور صاحب تحفہ لکھتے ہین ومجموع این سہ امور در ماسواے خلفاے ثلثہ یافتہ نشد۔ شیعہ بھی اسکے قائل ہین کہ اس آیت کی موعودہ نعمتین حضرت علی کو نہین ملین۔ چنانچہ کتب شیعہ کی عبارتین مین پڑھ چکا جن کا کوئی جواب آپ نے نہ دیا اور نہ دے سکتے ہین۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان کی شہادت تمکین کے منافی نہین ورنہ پھر موت اور مرض موت کو بھی تمکین کے خلاف کہنا پڑے گا۔

آیت مین ارض کی لفظ سے اگر آپ تمام روے زمین مراد لیتے ہین تو بدرجہ اولی آیت کو غلط کہنا پڑے گا کیونکہ وقت نزول کے مومنین صالحین مین سے کسی کو تمام روے زمین کی حکومت

نہین ملی۔ بہرحال آیت کی تکذیب آپ کو ضرور کرنی پڑے گی۔
یہ بھی آپ نے خوب کہا کہ لیظہرہ علی الدین کا وعدہ ابتک پورا نہین ہوا مطلب آپکا یہ ہے کہ آیت استخلاف کا وعدہ پورا نہوا تو کیا تعجب قرآن کے اور وعدون کا بھی یہی حال ہے دوسرے وعدے بھی پورے نہین ہوئے استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ قرآن شریف پر ایمان اسی کا نام ہے سنئیے لیظہرہ علے الدین کلہ کا وعدہ پورا ہو چکا مشرکین کے دین پر دین برحق کو غلبہ تو خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین حاصل ہوگیا جب کہ مکہ فتح ہوگیا اور بت اور بُت پرست کا نام ونشان وہان باقی نہ رہگیا۔ اور نصاری ومجوس ویہود کے دین پر دین برحق کو غلبہ شیخین کے زمانہ مین حاصل ہوگیا جبکہ روم وشام وایران مفتوح ہوگیا۔
تینون خلفا کو خلافت کا دعوی کرنے کی ضرورت کیا تھی دعوی تو اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی منکر ہوان تینون کی خلافت کا منکر کون تھا سب سلمان ان کو خلیفہ مانتے تھے البتہ حضرت علی کو دعوی کرنے کی ضرورت تھی کہ ایک بڑی جماعت مسلمانون مین انکے خلافت کی منکر تھی

مولوی مرزا احمد علی صاحب۔ مین کہہ چکا کہ جب تک ان تینون خلیفہ کا مسلمان ہونا آپ ثابت نہ کرین اس وقت تک ہرگز اس آیت مین وہ داخل نہین ہو سکتے۔ رہا یہ کہ آیت غلط ہوئی جاتی ہے کوئی مصداق آیت کا بتانا چاہیئے یہ ہرگز میرے ذمہ نہین ہے میزان الاعتدال کی عبارت کا مطلب آپ نے غلط بیان کیا جو مطلب مین نے بیان کیا وہی صحیح ہے اگر میرا مطلب غلط ہوجائے تو مین پچاس روپیہ انعام دون گا کسی غیر مسلم کے سامنے آپ اپنا میرا مطلب رکھدیجئے اگر وہ آپ کے مطلب کو صحیح کہدے تو اُسی وقت پچاس روپیہ مجھسے لے لیجئے۔
(اُسی وقت ہماری طرف سے ثالث صاحب کو توجہ دلائی گئی کہ ان سے تحریر اسکی لے لیجئے اور جو مطلب اس عبارت کا یہ بیان کر رہے ہین ان سے لکھا لیجئے دیکھئے ابھی جھوٹ سچ کا حال کھل جائے گا یہ ہرگز لکھکر نہ دین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کسی طرح مولوی مرزا احمد علی صاحب نے لکھکر نہ دیا)۔
اور سنئیے اہل سنت اس بات کے قائل ہین کہ خدا دیکھا جا سکتا ہے ایسے ایسے عقیدے

آپ لوگون کے ہین۔

حضرت عمر نے خود اپنی بابت ایک اور موقع پر بھی اقرار کیا ہے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین شک تھا چنانچہ یہ تفسیر معالم التنزیل اہل سنت کی بڑی معتبر تفسیر ہے دیکھیے اس مین صاف لکھا ہوا ہے کہ مجھے جیسا شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین حدیبیہ کے دن ہوا ایسا شک کبھی نہین ہوا۔ پس جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین شک ہوا اسکو ہم کس طرح مومن مان سکتے ہین ہم تو ہرگز ایسے لوگون کو مومن نہ مانین گے۔ اہل سنت کے یہ تینون خلیفہ وہ ہین جو رسول اللہ کو میدان جنگ مین چھوڑ کر بھاگ جایا کرتے تھے احد مین بھاگے خیبر مین بھاگے حنین مین بھاگے۔ ان بھاگنے والون کو ہم کبھی مومن نہین کہہ سکتے۔

یہی حضرت عمر رسول اللہ کو آخیر وقت مین فرمانے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دو یہ بکواس بک رہا ہے۔ سنیون کے بڑے معتبر عالم امام غزالی کی کتاب سر العالمین مین یہ مضمون صاف لکھا ہے پس جو شخص رسول اللہ کو اس طرح کہے اسکو ہم کیسے مومن مان لین۔

جناب مولنا صاحب۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی نبیہ الکریم وعلے الہ وصحبہ اولی القدر العظیم اما بعد آپ سب حاضرین جلسہ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ آیت استخلاف کا کوئی جواب شیعون کے پاس نہین ہے آیت کے وعدہ کا وقت نزول کے مومنین صالحین سے مخصوص ہونا اور وقت نزول کے کلمہ گویان اسلام مین سے صرف تین خلیفہ کو ان نعمتون کا ملنا ان کے سوا اس وقت کے لوگون مین سے کسی اور کو نہ ملنا ایسا ثابت ہو گیا کہ کوئی جواب اس کا نہ ہو سکا نہ ہو سکتا ہے۔ اب سوا اسکے کہ شیعہ اس آیت کی تکذیب کر دین اور کوئی چارہ کار ان کے ہاتھ مین نہین ہے۔

ہمارے مخاطب صاحب کا یہ کہنا کہ مین اس آیت کا مصداق کیون بتاؤن اور آیت کی صداقت ثابت ہونے نہ ہونے سے مجھے کچھ تعلق نہین ان کے عاجزی کی روشن دلیل ہے نیز یہ بات بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ قرآن شریف کی کچھ بھی عظمت ان کے دل مین نہین ہے۔

اس آیت کا استدلال تو کامل ہو چکا اب مین ان کی دوسری فضول باتون کا جواب یکر

مزید دلائل حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ایمان وخلافت کے ثبوت مین پیش کرتا ہون۔
میزان الاعتدال۔ کی عبارت مین جو کارروائی آپ نے کی تھی وہ تو ظاہر ہو چکی اب اس سے بھی بڑھکر آپ نے معالم التنزیل کے حوالہ مین کارروائی کی اگر مخاطب صاحب معالم التنزیل مین حضرت عمر کا یہ قول دکھادین کہ مجھے نبوت مین شک ہوگیا تھا تو ایک سو روپیہ اسی وقت انعام دیتا ہون پڑھین معالم التنزیل کی عبارت دیگر مولوی احمد علی صاحب نے کسی طرح معالم التنزیل کی عبارت نہ پڑھی سانس بھی نہ لی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

تینون خلفا کو آپ بھگوڑا کہتے ہین اور یہ بھی نہین خیال کرتے کہ وہ بھگوڑے تھے تو حضرت علی تو بھگوڑون سے بھی بھگوڑے ہوگئے کیونکہ آپ کی کتابون مین ہے کہ ان تینون بھگوڑون نے حضرت علی کی گردن مین رسی ڈال کر بجبر ان سے بعیت لی اُن کی بی بی کو مارا پیٹا حمل گرایا اور حضرت علی گھر مین چھپے بیٹھے رہے تو حضرت علی تو بھگوڑون سے بھی دب گئے حضرت عمر کا یہ کہنا کہ محمد کو چھوڑ دو یہ ہذیان بک رہا ہے اگر کسی صحیح روایت سے آپ ثابت کردین تو جو انعام مانگین دیا جائے گا۔

ناحق آپ خلاف بحث کبھی قرطاس کا مسئلہ چھیڑتے ہین کبھی رویت باری تعالیٰ کا یہ کارروائیان اصل بحث سے آپ کی عاجزی کو اظہر من الشمس کر رہی ہین۔ ہان ہم۔ خدا کے دیدار کے قائل ہین مگر نہ دنیا مین بلکہ آخرت مین آپ لوگ آخرت کو دنیا پر قیاس کر کے منکر ہین۔ ہمارے پاس دیدار کے ثبوت مین آیات قرآنیہ موجود ہین اب لیجئے مین ایک اور آیت قرآنی پیش کرتا ہون۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر اس آیت مین حق تعالےٰ وقت نزول کے مسلمانون کی تعریف کی ہے کہ تم بہترین اُمت ہو تم امر معروف ونہی منکر کرتے ہو۔ آیت مین سب صیغے حاضر کے ہین لہذا یہ تعریف حاضرین ہی کی کیجارہی ہے۔ لیکن اگر تینون خلیفہ اور ان کے ساتھی مومن کامل نہ مانے جائین اور تینون کی خلافت برحق نہ تسلیم کیجائے تو لازم آئے گا کہ آیت غلط ہو جائے کیونکہ اُس وقت کے کلمہ گویان اسلام مین کوئی مصداق اس تعریف کا نہین رہتا تینون خلیفہ تو

مؤمن نہ ہونے کے سبب سے اس تعریف کے مصداق نہ رہے اور حضرت علی اس وجہ سے اس تعریف کے مصداق نہین ہو سکتے کہ ان مین بقول آپ کے امر معروف ونہی منکر کی صفت نہ تھی وہ اپنے زمانہ خلافت مین بھی اپنے اصلی دین کو چھپاتے رہے اور انکے زمانہ خلافت مین خلاف شریعت کام ہوتے رہے مگر وہ مارے ڈر کے ان کو منع نہ کر سکتے تھے کہ نماز تراویح جیسے برُے کام کو انھون نے نہ روکا اور متعہ جیسی عظیم الشان عبادت کو انھون نے رائج نہ کیا متعہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ شیعون کی معتبر تفسیر منہج الصادقین مین ہی کہ ایک مرتبہ متعہ[1] کرنے سے امام حسین کا مرتبہ ملتا ہی اور دو مرتبہ متعہ کرنے سے امام حسن کا مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور تین مرتبہ متعہ کرنے سے حضرت علی کا اور چار مرتبہ متعہ کرنے سے رسول خدا کا مرتبہ مل جاتا ہی

مولوی مرزا احمد علی صاحب - آپ آیتین پڑھتے چلے جائیے مگر مین یہی کہتا رہون گا کہ تینون خلیفہ ان آیتون کے مصداق نہین ہو سکتے کیونکہ وہ مؤمن کامل نہ تھے۔

آپ کے مذہب کے بہت بڑے عالم جو اہل حدیث کے بڑے سردار ہین مولوی[2] ثناء اللہ صاحب جنکا اخبار اہل حدیث نکلتا ہے انھون نے لاہور کے ایک جلسہ مین بیان کیا کہ اسی آیت استخلاف کی رو سے ترکون کی خلافت ثابت ہے - مولوی ثناء اللہ صاحب اتنے بڑے عالم کیا وہ اس بات کو نہین جانتے کہ آیت استخلاف کا وعدہ حاضرین وقت نزول کے ساتھ مخصوص ہے اور حاضر کا صیغہ حاضر کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔

کسی مفسر نے بھی نہین لکھا کہ آیت استخلاف کا وعدہ خلفائے ثلٰثہ کے ہاتھونپر پورا

---

[1] متعہ کے متعلق حاضرین جلسہ نے پوچھا کہ متعہ کیا چیز ہے ہم نہین جانتے لہذا ان کو سمجھا دیا گیا کہ زنا کی ایک قسم کا نام متعہ ہے عورت سے ایک گھنٹہ دو گھنٹہ ایک دو دن کے لیئے تعلق پیدا کر لیا اسی کا نام متعہ ہے ۱۲ ؎

[2] اس کا کوئی جواب مولنا صاحب نے نہین دیا اور درحقیقت یہ بات لائق جواب بھی نہین اول تو زبانی تقریر کا حوالہ پھر بالفرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایسا کہا بھی ہو تو اس زمانہ کے کسی شخص کا کچھ کہدینا کوئی سند نہین لغت بتا رہی ہے کہ حاضر کا صیغہ حاضر کے لیئے مخصوص ہوتا ہے تمام مفسرین لکھ رہے ہین اسکے مقابلہ مین کسی کا بے دلیل کچھ کہدینا کیا چیز ہے ۱۲

ہوآپ کے تینون خلیفہ کی حالت تو یہ ہے کہ رسول کی بیٹی حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے غضب ناک ہوئین اور پھر آخر وقت تک ان سے بات نہین کی جس سے رسول کی بیٹی ناراض ہو ہم تو کبھی اسکو مومن نہین کہہ سکتے۔

ایک اور بات آپ کو سناؤن تاریخ الخلفا مین جو آپ کی بڑی معتبر کتاب ہے سعید بن مسیب کا[۱] یہ قول نقل کیا ہے کہ خلیفہ تین ہوئے ہین ابوبکر عمر اور عمر بن عبدالعزیز۔ لیجئے۔ سعید بن مسیب نے حضرت عثمان کی خلافت کو اڑا دیا۔ (اس پر بہت کچھ تمسخر کے الفاظ بھی زبان مبارک سے نکالے۔)

جناب مولانا صاحب - الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی نبیہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اولی القدر العظیم۔ اما بعد حاضرین جلسہ آپ نے دیکھا شروع سے اس وقت تک میرے کسی دلیل کا جواب دیا۔ کسی کا بھی نہین۔ خارج از بحث فضول باتون مین وقت ضائع کیا۔ میزان الاعتدال و معالم التنزیل کے جھوٹے حوالے دیئے۔

رسول کی بیٹی کا حضرت ابوبکر سے ناراض ہونا بالکل غلط البتہ کتب شیعہ سے ثابت ہے کہ وہ حضرت علی سے ناراض[۲] ہوئین۔ مگر ان باتون سے اس بحث مین کیا واسطہ کیا روایات سے آیات قرآنیہ کا رد ہو سکتا ہے۔

اب مین حسب وعدہ اور دلائل پیش کرتا ہون۔

اسی آیت استخلاف کی تفسیر مین آپ کے علامہ فتح اللہ کاشانی منہج الصادقین مین لکھتے ہین ،، و در اندک زمانے حق تعالےٰ بوعدہ مومنان وفا نمود و جزائر عرب و دیار کسریٰ بدیشان ارزانی داشت ،، پس جنکے ہاتھ پر خدا نے جزائر عرب اور دیار کسریٰ کی فتح عنایت کی وہی اس آیت کے موعود لہم تھے اور انہین سے خدا کا وعدہ پورا ہوا اور اس آیت کی رو سے وہ مومن صالح بھی ہوئے۔

---

[۱] سعید بن مسیب کا مقصود صرف حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تعریف ہے حضرت عثمان کی خلافت کا انکار مقصود نہین ہے ۱۲

[۲] چنانچہ شیعون کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی اور حق الیقین مین مذکور ہے حق الیقین کی عبارت یہ ہے کہ حضرت فاطمہ نے حضرت علی کو کہا کہ ،، مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ دیجو خائنان در خانہ گریختہ ۱۲

خود حضرت علی نے بھی اس آیت استخلاف کو حضرت عمر کی خلافت پر منطبق کیا چنانچہ نہج البلاغہ مین ہے کہ حضرت علی نے حضرت عمر سے بوقت جہاد روم فرمایا کہ آپ نہ گھبرایئے خدا نے مدد کا وعدہ کیا ہے ۔علامہ ابن میسم بحرانی اسکی شرح مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے وعدہ کا مضمون اسی آیت استخلاف سے لیا ہے

نہج البلاغہ جلد دوم صفحہ ۸ پر حضرت علی کا ایک خط بنام حضرت معاویہ منقول ہے اس خط مین جناب امیر علیہ السلام نے تینون خلیفہ کا نام لیکر ان کی خلافت کا برحق ہونا ظاہر فرمایا ہے اور جو ان کی خلافت کو نہ مانے اس کو واجب القتل قرار دیا ہے اس خط کی اصل عبارت یہ ہے۔

انه بايعنى القوم الذين بايعوا ابا بكر وعمر وعثمان على ما بايعوهم عليه فلم يكن للشاهد ان يختار ولا للغائب ان يرد وانما الشورى للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلك لله رضى فان خرج من امرهم خارج بطعن او بدعة ردوه الى ما خرج منه فان ابى قاتلوه على اتباعه غير سبيل المومنين۔

بہ تحقیق مجھسے ان لوگون نے بیعت کی ہے جنھون نے ابوبکر وعمر وعثمان سے بیعت کی تھی انھین شرائط پر بلندا نہ حاضر کو اختیار ہے کہ کسی اور کو پسند کرے اور نہ غائب کو کہ میرے خلافت کا انکار کرے سوا اسکے نہین کہ انتخاب خلیفہ کا اختیار مہاجرین وانصار کو ہے وہ کسی کو متفق ہوکر امام کہدین تو وہ اللہ کا پسندیدہ ہے پھر اگر انکے طے کیے ہوئے کام سے کوئی شخص مخالف ہوجائے کوئی اعتراض یا کوئی نئی بات نکال کر تو مسلمانون پر لازم ہے کہ اسکو اسی راہ پر واپس لائین جس سے وہ نکل گیا نہ مانے تو اس سے قتال کرین کہ اس نے ایمان والون کی راہ کے خلاف پیروی کی۔

اب تک مین نے دو آیتین قرآن شریف کی پیش کین اور کتب شیعہ کے متعدد حوالے پیش کیے مگر ایک کا بھی جواب نہ ہوا اور نہ آیندہ ہوگا آپ خود دیکھ لین گے۔

اس کے بعد نماز مغرب کا وقت ہوگیا اور ہم لوگ نماز کے لیے اُٹھ گئے بعد فراغت نماز مغرب ثالث صاحب نے کہا کہ اب مین آدھ گھنٹہ اور مناظرہ کو قائم رکھون گا اسکے بعد ختم کردون گا

مولوی مرزا احمد علی صاحب - نہج البلاغہ کی جو عبارت آپ نے پڑھی اس مین تینون خلیفہ کی تعریف کہان ہے ایک لفظ بھی تعریف کا نہین اس مین تو یہ بیان ہے کہ مجھ سے ان لوگون نے بیعت کی جنھون نے ابوبکر و عمر و عثمان سے بیعت کی تھی اس مین تعریف کیا ہوئی ذرا جناب امیر علیہ السلام کا خطبہ شقشقیہ تو نہج البلاغہ مین دیکھئے کہ کس قدر برائی تینون خلیفہ کے اس خطبہ مین آپ نے بیان فرمائی ہے۔

تینون خلیفہ کا مومن ہونا آپ نے ثابت نہ کیا لہذا جس قدر دلائل بھی آپ نے پیش کیئے سب بیکار۔

بادشاہت مل جانے سے نبی کی نیابت نہین ثابت ہوتی خلیفہ رسول نائب رسول ہوتا ہے جس طرح رسول خدا کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اسی طرح رسول کا خلیفہ بھی خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

حضرت عمر کیسی بے بسی مین قتل کیے گئے حضرت عثمان کو مکان مین بند کیا گیا تمام مسلمانون نے ان کا محاصرہ کیا تمکین ان کو ہرگز نہین ملی - دو خلیفہ تو آپکے یون گئے اب رہے حضرت ابوبکر ان کو بھی مین اُڑائے دیتا ہون ان کی خلافت کے بھی لوگ منکر تھے اور ان کو اپنی خلافت کے انکار کرنے والون سے جنگ کرنا پڑی لہذا تمکین ان کو بھی نہ تھی۔

جناب مولٰنا صاحب - الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی نبیہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اولی القدر العظیم اما بعد آپ سب نے دیکھا نہج البلاغہ سے جناب امیر کا جو خط مین نے سنایا اُسکا کیا جواب دیا اجی حضرت بیعت کرنے سے میرا استدلال نہ تھا بلکہ استدلال اس سے تھا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مہاجرین و انصار جس کو امام کہدین - وہ خدا کا پسندیدہ ہے اور انکے مقرر کیے ہوئے خلیفہ کو جو نہ مانے وہ واجب القتل ہے۔

حضرت ابوبکر کی خلافت کا کوئی منکر نہ تھا نہ ان کو کسی منکر خلافت سے جنگ کرنا پڑی جنگ مانعین زکوٰۃ سے تھی نہ منکرین خلافت سے۔

حضرت عمر و حضرت عثمان کی شہادت کا جواب بار بار دے چکا ہون حضرت عمر تو فجر کی

نماز پڑھنے مسجد گئے تھے ابو لؤلؤ چورون کی طرح محراب مین چھپا بیٹھا تھا جب اُنھون نے نماز کی نیت باندھ لی اس وقت اُسنے شہید کیا اس شہادت سے تمکین مین کیا خلل آیا یون تو انسان کو موت بھی آتی ہے حضرت عثمان بھی بوقت شہادت مغلوب نہ تھے صحابۂ کرام نے ان سے کہا تھا کہ آپ اجازت دین تو ہم ان باغیون کو ابھی فنا کر دین لیکن آپ نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ میرے حکم سے کسی لا اله الا الله پڑھنے والے کا خون بہایا جائے۔

اب ایک اور دلیل عقلی سُنیئے۔ تینون خلیفہ کو مومن نہ ماننے کے بعد قرآن پر ایمان نہین ہو سکتا کیونکہ رسول کے بعد ہی علی الاتصال ۲۳ برس تک ان تینون کی خلافت قائم رہی قرآن کی اشاعت انھین کے ہاتھ سے ہوئی پس جبکہ وہ بے دین اور دشمن دین تھے تو کیونکر اطمینان ہو کہ قرآن مین کوئی تصرف اُنھون نے نہین کیا اور کتب شیعہ مین اس قرآن کی کوئی تصدیق بھی کسی امام سے منقول نہین پس قرآن مشکوک ہو گیا یہ نتیجہ ہی تینون خلیفہ کو مومن نہ ماننے کا۔ تینون خلیفہ کے مومن ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ اور لیجیے۔ تینون خلیفہ کا کلمۂ اسلام پڑھنا نماز روزہ اور تمام احکام اسلامی کی پابندی کرنا بدیہیات سے ہے اب جو شخص ان کو مومن تسلیم نہ کرے بار ثبوت اس کے ذمہ ہے کہ وہ اس کے خلاف ان سے ثابت کرے اگر ان کا دین سوا اُس کے کچھ اور ہوتا تو یقیناً وہ اپنی خلافت کے زمانہ مین اپنے اصلی دین کو ظاہر کرتے مگر شیعہ بھی اسکو مانتے ہین کہ وہ اپنے زمانہ خلافت مین دین اسلام ہی کی اشاعت اور تائید کرتے رہے یہ دوسری عقلی دلیل ہوئی۔

مولوی مرزا احمد علی صاحب۔ تینون خلیفہ کے مومن نہ ہونے سے قرآن کیون مشکوک ہونے لگا ہمارا ایمان قرآن پر ہے مگر ہم تینون خلیفہ کے کہنے سے قرآن پر ایمان نہین لائے اور نہ کسی امام کے تصدیق کی ہم کو ضرورت بلکہ ہم نے خود قرآن کو دیکھکر قرآن کی تصدیق کی قرآن کا دعوی ہے کہ اگر یہ کلام خدا نہین ہے تو فاتوا بسورۃ من مثلہ ایک سورت اس کے مثل بنا لاؤ مگر کوئی اس کے مثل نہ بنا سکا لہذا ہم نے تصدیق کی کہ یہ کلام خدا ہے۔

آپ لوگ البتہ قرآن پر محض اس وجہ سے ایمان رکھتے ہین کہ تینون خلیفہ نے کہدیا کہ یہ قرآن ہے ہم نے مانا کہ اس قرآن کو تینون خلیفہ نے شائع کیا مگر شائع کرنے سے کیا ہوتا ہے کیا اگر آج کسی یہودی سے ہمکو قرآن ملے تو ہم اس پر اعتبار نہ کرین گے یا نولکشور پریس سے ہم قرآن خریدتے ہین تو اس وجہ سے کہ نولکشور پریس سے ہم کو ملا ہے ہم اسکو قرآن نہین مانتے اور اسپر اعتبار نہین کرتے۔ یقیناً ہم اسکو قرآن مانتے ہین اور اسپر اعتبار کرتے ہین۔

جناب مولانا صاحب۔ یہ آپ نے بالکل غلط بیان کیا کہ آپ نے قرآن کو شروع سے آخر تک جانچا اور جانچنے کے بعد اس کی تصدیق کی آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس مین کچھ گھٹایا بڑھایا نہین گیا اور اسکے الفاظ و حروف تبدیل نہین ہوئے۔ اور یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن نے جو دعویٰ کیا تھا کہ اس کا مثل کوئی نہین بنا سکتا یہ دعویٰ سچا اترا اور کوئی اس کے مثل نہین بنا سکا۔ بیشک کسی یہودی یا ہندو سے قرآن خریدا جاتا ہے تو جب تک کسی حافظ کو دکھلا نہین لیا جاتا ہے اس کا اعتبار نہین ہوتا۔

دیکھیے اب تک دو آیت قرآنی دو عقلی دلیلین اور چار عبارتین کتب شیعہ کی مین نے پیش کین کسی کا جواب آپ نہ دیسکے اب اور اپنی سب سے زیادہ معتبر کتاب کافی کی روایت سنیئے فروع کافی جلد دوم صفحہ ۶۰۹ مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت منقول ہے کہ امام نے فرمایا ایران مین جن لوگون نے جہاد کیا تھا انھون نے خدا کی اجازت سے جہاد کیا تھا اور خدا جہاد کی اجازت اسی کو دیتا ہے جو مومن ہو اور شرائط ایمان اس مین پائے جائین۔ اور یہ بھی فروع کافی سے ثابت ہے کہ ایران مین جہاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین انھین کے حکم سے ہوا۔

امام جعفر صادق نے صاف فرمایا — جنھون نے قیصر و کسریٰ کو کردیا پامال
مجاہدین کے اوصاف سے وہ تھے موصوف — کیا انھون نے باذن خدا جہاد و قتال
مناقب خلفا کا ہوا ثبوت ایسا — کہ منکرون کو بھی انکار کی رہی نہ مجال

مولوی مرزا احمد علی صاحب۔ اہل سنت کے یہان قرآن شریف کا خون

اور[۱] پیشاب سے لکھنا جائز ہے یہ ان کی بڑی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان موجود ہے اس مین لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی کے نکسیر نہ بند ہوتی ہو تو نکسیر کے خون سے اسکی پیشانی پر سورۂ فاتحہ لکھنا جائز بلکہ پیشاب سے بھی لکھے تو جائز ہے - اس تقریر مین اُنھون نے سوا اس کے اور کچھ نہ بیان کیا فتاوی قاضی خان کی عبارت پڑھتے رہے اور اسی کو خوب طول دے دیکر بیان کرتے رہے

جب ان کا وقت ختم ہو گیا تو ثالث صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ مین اب مناظرہ کو بند کرتا ہون - ہر چند ان سے کہا گیا کہ اس تقریر کے جواب کا حق ہمکو ملنا چاہیئے مگر اُنھون نے کہا کہ اب ضرورت نہین اصل مبحث پر کافی روشنی پڑ چکی ہے -

ثالث صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگر آپ چاہین تو اپنا فیصلہ اسی وقت سُنا سکتا ہون مگر میرا خیال ہے کہ نہ میرے فیصلہ سے کوئی شیعہ سُنی ہو جائے گا اور نہ کوئی سُنی شیعہ بلکہ فریقین کے تعلقات اور زیادہ خراب ہو جائین گے لہذا مین اپنا فیصلہ اس وقت محفوظ رکھتا ہون - ہماری طرف سے اصرار ہوا کہ فیصلہ سُنا دیجیے مگر ان کی مصلحت اسکو مقتضی نہوئی - اور اس مین ہمارا حرج بھی نہ تھا کیونکہ تمام پبلک نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ بعض شیعون نے عین جلسہ مین کہدیا کہ ایسے جاہل کو ہمارے لوگون نے مناظر بنا دیا کہ اس نے ہمارے مذہب کو ذلیل کر دیا -

---

[۱] اس اعتراض کا جواب بارہا دیا جا چکا ہے خود مولنا صاحب کی کتاب تنبیہ الحائرین مین اس کا مفصل جواب موجود ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ فتاویٰ قاضی خان مین یہ قول ابو بکر اسکاف سے نقل کیا ہے - ابو بکر اسکاف ایک عالم ہین ان کی رائے اہل سنت کا مذہب نہین کہی جا سکتی اہل سنت کے یہان نجس چیز سے قرآن کا لکھنا حرام ہے اتقان مین ہے یحرم کتابتہ بشئی نجس - پھر ابو بکر اسکاف نے بھی انسان کی جان بچانے کے لیے ایسا کہا ہے ظاہر ہے کہ نکسیر بند نہو تو انسان مرجائے اور سورۂ فاتحہ خون سے پیشانی پر لکھدینے سے فوراً نکسیر بند ہو جاتی ہے ، انسان کی جان بچانے کے لیئے تو حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے البتہ شیعون کے یہان بیشک حائضہ عورت کو اور مقام نجاست مین تلاوت قرآن جائز ہے ۱۲

تبصرہ

اس مناظرہ کے اختتام کے بعد اہل سنت کو ایک مسرت وفرحت تھی اور شیعون کے شکست خوردہ چہرون پر افسردگی وندامت۔

اس مناظرہ مین آیات قرآنیہ سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مومن کامل اور خلیفۂ برحق ہونا ایسی وضاحت سے ثابت کیا گیا کہ جو شخص اُنکے ایمان یا خلافت کا انکار کرے اُسکو سوا ان آیات کی تکذیب کے اور کوئی مفر نہین ہوسکتا۔ مزید بران کتب شیعہ کی عبارتین اور عقلی دلیلین بھی پیش کی گئین۔

لیکن شیعہ مناظر نے نہ تو آیات قرآنیہ کا کوئی جواب دیا نہ اپنی کتابون کی عبارات کا نہ عقلی دلائل کا شروع سے آخر تک ان کی تمام تقریرون کا خلاصہ یہ تھا کہ آیات قرآنیہ کی صداقت کے ہم ذمہ دار نہین ہین انکے علاوہ اور بھی قرآنی وعدے ہین جو ابتک پورے نہین ہوئے۔ شیعہ مناظر اپنی ہر تقریر مین روایات پر زور دیتے رہے اور ان روایات کے حوالے مین بھی جیسی خیانت اُنھون نے کی اور عین جلسہ مین اسکا پردہ فاش ہوا خدا کسی دشمن کو ایسی ذلت نہ دے۔ میزان الاعتدال کی عبارت مین آدھا مضمون پڑھکر سُنانا اور آگے کی عبارت جو ان کے خلاف تھی اُسکو چرا ڈالنا معالم التنزیل کا جھوٹا حوالہ دینا یہ وہ باتین ہین جو کبھی فراموش نہین ہوسکتین۔

لہٰذا یہ بات سب پر ظاہر ہوگئی کہ شیعون کو کوئی تعلق قرآن مجید سے نہین ہے ان کے مذہب کی بنیاد روایات پر ہے اور روایات بھی اُنکے یہان وہی لیجاتی ہین جو قرآن کے خلاف ہون قرآنی استدلال کے سامنے وہ ہمیشہ انھین روایات کو سپر بنایا کرتے ہین گویا قرآن کو ان روایات سے رد کرنا چاہتے ہین محض مسلمانون کو فریب دیکر اپنا شمار اسلامی فرقون مین کرانے کے لیئے قرآن کا نام لیا کرتے ہین اور قرآن پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کیا کرتے ہین۔

حالانکہ روایات صرف اعمال کے لیئے ہین عقائد کی کوئی چیز اُن سے ثابت نہین ہوسکتی ہے اور اعمال مین بھی صرف اتنی حیثیت ان روایات کی ہے کہ آج خود مجتہدین اہل سنت مین باہم اعمال کا اختلاف ہے نماز مین کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا ہے کوئی ناف کے نیچے کوئی بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتا ہے

کوئی آہستہ آواز سے اور ان اختلافات کا فیصلہ بھی ان روایات سے نہین ہوتا نہ ایک دوسرے کی تضلیل وتفسیق کرتا ہے۔

ان روایات کی حیثیت یہ ہے کہ آجتک کسی سُنی نے شیعون کو اس بنا پر کافر نہین کہا کہ شیعہ صحیح بخاری کی روایات کو نہین مانتے اور نہ کسی شیعہ نے سنیون کو اس بنیاد پر کافر کہا کہ سُنی کتاب کافی کی روایات کو افترا وبہتان کہتے ہین۔

مگر شیعہ انھین روایات پر زور دیتے ہین اور انھین سے مذہب کا فیصلہ کرنا چاہتے ہین اور پھر اسکے ساتھ نقل مین خیانت اور طرح طرح کی فریبی کارروائیان جو کرتے ہین اُن کا ذکر نہین۔

شیعون کی اِس روش کو دیکھکر علمائے اہل سنت نے بھی شیعون کو انکی روایات سے الزام دینا شروع کیا پھر کیا تھا شیعہ چیخ اُٹھے اُنھون نے دیکھا کہ اگر ہم اہل سنت کو انکی دس روایات سے الزام دے سکتے تھے تو اہل سنت ہماری دس ہزار روایات سے ہمکو ملزم ومحجوج کر سکتے ہین بالآخر عاجز ہوکر شیعون کو آن ہی کہنا پڑی اور اقرار کرنا پڑا کہ روایات سے عقائد کا کیا معنی اعمال کا فیصلہ بھی نہین ہوسکتا شیعون کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی حُسام مین بجواب صاحب تحفہ لکھتے ہین۔

خبر واحد اگر بے معارض ہم باشد ظنی است در اُصول اعتقادیات بآن تمسک نباید کرد بلکہ نزد محققین شیعہ امامیہ مثل ابن زُہرہ و ابن ادریس وشریف مرتضیٰ واکثر قدمائے ایشان قابل احتجاج نیست ومتاخرین ایشان ہمین مذہب را اختیار کردہ اند ولہذا اخبار احاد را در دلائل نہ شمردہ بلکہ رد آن را واجب دانستہ خصوصًا در اعتقادیات۔

روایت احاد اگر ایسی ہو کہ اسکے خلاف دوسری روایت نہو توبھی وہ ظنی ہی اُصول اعتقادات مین اس سے استدلال نہ چاہئیے۔ بلکہ محققین شیعہ امامیہ کے نزدیک مثل ابن زہرہ وابن ادریس وشریف مرتضیٰ واکثر متقدمین شیعہ کے روایت احاد سند لینے کے قابل ہی نہین ہے۔ اور متاخرین شیعہ نے اِسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔ اِسی وجہ سے اخبار احاد کو اُنھون نے دلائل مین نہین شمار کیا بلکہ ان کے رد کردینے کو اُنھون نے ضروری سمجھا ہے۔

نیز اسی کتاب حُسام مین ہے۔

ہیچیک محدثین عامہ وخاصہ التزام این نہ نمودہ کہ در ہر کتاب حدیث انچہ روایت کنند

کسی محدث سُنی یا شیعہ نے اسکی پابندی نہین کی کہ ہر کتاب حدیث مین جو کچھ روایت کرے اسکے ظاہری

برطبق مدلول ظاہری آن معتقد وعامل ہم باشد

معنی کا معتقد یا عامل بھی ہو۔

نیز اسی کتاب حُسام مین ہے۔

ہیچک فرق ضالہ ہالکہ نخواہد بود کہ یکے از آیات واحادیث نبویہ بحسب ظاہر موافق مسلک او نباشد پس اگر مجرد وجود معارض دلیل بطلان مذہب شود باید کہ مذہب اسلام بالمرہ باطل باشد و مستحق طعن و تشنیع از قبل کفار و ملاحدہ شود۔

کوئی گمراہ ناری فرقہ ایسا نہ ہوگا کہ کوئی نہ کوئی آیت یا حدیث نبوی باعتبار ظاہر کے اُسکے مسلک کے موافق نہ ہو۔ پس اگر معارض روایات کا پایا جانا مذہب کے باطل ہونے کی دلیل ہو تو چاہیئے کہ مذہب اسلام بالکل باطل ہو جائے اور ملاحدہ اور کفار کی طرف سے طعن و تشنیع کا مستحق قرار پائے۔

شیعون کے سُلطان العلما مولوی سید محمد صاحب ضربت حیدریہ مین بجواب مولٰنا رشید الدین خان صاحب مرحوم لکھتے ہین۔

چون روایات مثالب ہشامین و من یحذو حذوہما مخالف اجماع فرقہ حقہ و معارض بروایات متواترہ است لامحالہ محتمل الطرح یا ماول است۔

چونکہ ہشامین اور انکے مانند دوسرے اصحاب ائمہ کے معائب کی روایتین شیعون کے اجماع کے خلاف اور روایات متواترہ کے خلاف ہین لہذا یقیناً یا تو مردود ہین یا ان کی تاویل کیجائے گی۔

انصاف کرو کہ شیعون کی روایات سے جب اُنکے ائمہ کے اصحاب کے معائب دکھلائے جائین تو شیعہ یہ کہکر علٰحدہ ہو جائین کہ یہ روایات ہمارے اجماع کے اور روایات متواترہ کے خلاف ہین مگر شیعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے مطاعن روایات سے ثابت کرین تو ہم ان کو خلاف اجماع و خلاف متواترات ہونے کے باوجود قبول کرلین یہ کیسی عجیب بات ہی۔

شیعونکے امام المناظرین مولوی حامد حسین استقصاء الافحام مجلد اول صفحہ ۳ مین بجواب منتہی الکلام لکھتے ہین۔

بودن ہر حدیث صحیح واجب العمل مخالف تصریحات علماء اعلام است۔

ہر حدیث صحیح کا واجب العمل ہونا علمائے اعلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔

نیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین ہے۔

ہر حدیث صحیح جائز العمل ہم نیست چہ جای آنکہ

ہر حدیث صحیح جائز العمل بھی نہین ہے چہ جائیکہ

واجب العمل باشد۔

پھر اسی صفحہ مین ہے۔

ضرور نیست کہ ہر روایت ثقۃ الاسلام و شیخ صدوق رضوان اللہ علیہما و مانند ایشان واجب القبول باشد

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے۔

از مطالعہ کتب معتبرات سنیہ مثل تقریب نووی بزعم مخاطب واضح مے شود کہ ہر حدیث صحیح جائز العمل ہم نیست فضلاً عن ان یکون واجب العمل۔

اور استقصاء الافحام مجلد دوم صفحہ ۵۹۳ مین ہے۔

از مجرد روایت امرے اعتقاد بآن لازم نیست آیا نمے بینی کہ حضرات اہل سنت بسیارے از نصوص خلافت جناب امیر علیہ السلام روایت مے کنند حالانکہ اگر اعتقاد این امر را بایشان نسبت کنند کذب و بہتان محض است۔

اس قسم کی تصریحات علمائے شیعہ کی بکثرت ہین کہان تک نقل کی جائین۔

پس شیعون کے مناظر اگر بالفرض نقل کرنے مین خیانت نہ کرتے جھوٹا حوالہ کتابون کا نہ دیتے اور بالفرض کوئی اعلی درجہ کی صحیح روایت کتب اہل سنت سے ایسی پیش کردتے جس سے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی برائی ثابت ہوتی تو بھی کچھ مفید نہوتا وہ روایت خلاف اجماع و خلاف متواترات ہونے کے باعث سے واجب الرد ہوتی خصوصاً ایسی حالت مین کہ اُس روایت کے تسلیم کرنے سے متعدد آیات قرآنیہ کی تکذیب کرنا پڑے۔

واجب العمل ہو۔

ضروری نہین ہے کہ ہر روایت ثقۃ الاسلام (یعنی کلینی) اور شیخ صدوق رضوان اللہ علیہما اور انکے مثل علما کی واجب القبول ہو۔

سُنیون کی معتبر کتابون سے مثل تقریب نووی کے موافق قول مخاطب کے واضح ہوتا ہے کہ ہر حدیث صحیح جائز العمل بھی نہین ہے چہ جائیکہ واجب العمل ہو۔

محض کسی بات کے روایت کرنے سے اس کا اعتقاد لازم نہین ہے۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ حضرات اہل سنت جناب امیر علیہ السلام کے خلافت کی بہت سی نصوص کو روایت کرتے ہین لیکن اس بات کا اعتقاد ان کی طرف منسوب کرین تو جھوٹ اور بہتان ہوگا۔

صحیح اور قطعی فیصلہ کی صورت صرف یہ ہے کہ استدلال قرآن شریف سے کیا جائے آیت قرآنی کی توضیح کے لیئے اگر کسی روایت کے ملانے کی ضرورت ہو تو وہ روایت متواتر ہونا چاہیئے یا بلاخلاف واختلاف بین الفریقین مسلم ہونا چاہیئے۔ہمارے مناظر نے اسی اصُول کے مطابق کام کیا۔آیت استخلاف سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ایمان و خلافت پر استدلال کیا آیت کے ساتھ یہ اُمور ملائے ۔ حاضر کا صیغہ حاضر کے لیئے مخصوص ہوتا ہے۔ تو یہ بات لغت سے بھی ثابت ہے اور بین الفریقین مسلّم ہے۔ وقت نزول کے کلمہ گویان اسلام مین سے صرف چار شخص خلیفہ ہوئے۔ تو یہ بات از قسم متواترات ہے ۔حضرت علی کو آیت کی موعودہ تینون نعمتین نہین ملین۔ تو یہ بات بلاخلاف واختلاف بین الفریقین مسلّم ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اہل سنت کہتے ہین کہ صرف ایک نعمت آپ کو نہین ملی تھی یعنی تبدیل خوف باقی دو ملین یقین خلافت آپ کو حاصل تھی دین آپ کا وہی تھا جو تینون خلیفہ کا تھا اور اس دین کو پہلے ہی تمکین مل چکی تھی اور شیعہ کہتے ہین کہ تینون نعمتون سے آپ محروم تھے خلافت ملی تھی وہ بھی برائے نام بہرحال اسپر دونون کا اتفاق ہے کہ تینون نعمتین آپ کو نہین ملین۔

پس ان اُمور کو آیت کے ساتھ ملا کر صاف نتیجہ نکل آیا کہ اگر تینون خلفا کو مؤمن صالح اور خلیفۂ برحق نہ مانا جائے تو آیت غلط ہوئی جاتی ہے۔

شیعیان منٹگمری نے اپنی آنکھون سے اس مناظرہ کو دیکھا ہے اور اس استدلال کے جواب مین اپنے مناظر کی عاجزی مشاہدہ کی ہے اب جو کچھ ان کو تردد ہو سکتا ہے وہ یہ کہ ان کا مناظر کم علم شخص تھا تو اسکا علاج انکے ہاتھ مین ہے اپنے بڑے بڑے تمام مجتہدین سے اسکا جواب طلب کرین جب کوئی جواب نہ دیسکے تو پھر ان کو یقین کرنا چاہیئے کہ مذہب شیعہ قرآن مجید کے خلاف ہے اور اگر شیعیان منٹگمری نے ایسا نہ کیا اور ہرگز نہ کرین گے تو پھر یہ بات صاف ہو جائیگی کہ قرآن شریف سے کسی شیعہ کو کوئی تعلق نہین هذا آخر الکلام والحمد للہ رب العلمین۔

تمّت